بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ ۱ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۵ احسان ہش ۱۳۴۳ ۱۳ صفر ۱۳۸۴ھ ۲۵ جون ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۴ جون بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور کو ضعف میں کچھ کمی رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور نے کل مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کو شرف زیارت بخشا

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق فاضلہ کا نہایت اعلیٰ اور کامل نمونہ دکھایا

اس نمونہ کی مثال نہ کبھی پہلے دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی اور وہ جو دل آزار تھے انکو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کوئی چیز نہ سمجھا اور ہزارہا دشمنوں کے مقابلہ پر معرکہ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا خالصاً خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی۔ غرض جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثال نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ ۱۱ صفحہ ۲۶۰ تا ۲۶۲)

ضروری اعلان

تعلیم القرآن کلاس میں کم تعلیم والے احباب بھی شامل ہو سکتے ہیں

تعلیم القرآن کلاس کے اجراء کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے جو اعلان ہو رہا ہے اس کے سلسلے میں احباب نوٹ فرمالیں کہ علاوہ فاضل یا گریجوایٹ صاحبان کے اگر کم تعلیم والے دوست بھی شامل ہونا چاہیں تو وہ بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تفصیلی اعلان الفضل ملاحظہ ہو۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مجالس انصار اللہ

بجٹ کے مطابق وصولی کریں

مجالس انصار اللہ کو اس بات سے مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ ان کی وصولی گزشتہ سال سے زیادہ ہے بلکہ وصولی سال رواں کے منظور شدہ بجٹ کے مطابق کرنی چاہیئے۔ پھر اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق ہو رہی ہے۔ سال کا پہلا نصف ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس ماہ کے آخر تک ۵۰ فیصدی وصولی ضرور ہو جانی چاہیئے جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دُعا

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو گزشتہ ایک ہفتہ سے اسہال کی تکلیف ہے۔ جس سے ضعف اور نقاہت ہے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب قاضی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ؍ جون ۶۲ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ جلالی و شانِ جمالی

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں شانِ جلالی و شانِ جمالی کا اجتماع تھا۔ آپ نے جہاں اپنی جمالی شان سے لوگوں کے دل موہ لئے۔ جہاں آپ نے صحابہ کرام جیسے جان و مال قربان کر دینے والے ساتھی حاصل کئے وہاں آپ نے اپنی جلالی شان سے دنیا کے بادشاہوں کے دلوں میں وہ رعب بٹھایا کہ کسریٰ و قیصر کے ایوان آپ کے نام سے لرزہ براندام ہو گئے۔

آپ کے وصال کے بعد یہ دونوں شانیں ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔ صحابہ کرامؓ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جمالی شان کو زندہ رکھا۔ پھر تابعین نے اس سے اپنے چراغ روشن کئے اور ان کے بعد تبع تابعین آپ کی شانِ جمالی کی شمع کو روشن کئے رہے۔ تاہم سیاست جو دین کی ازلی دشمن ہے اس نے بھی اپنا عمل جاری رکھا اور خلفائے راشدین کے عہد سے ہی سیاسی قسم کے دماغ دین میں تفرقے ڈالنے کے لئے تیاریاں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سیدنا حضرت عثمان غنی کے عہد میں عبداللہ بن سباح کی قیادت اور چالبازیوں سے سیاسی دماغوں نے ایک جتھا ترتیب دے لیا اور خلافتِ راشدہ کو مٹانے پر تل گئے۔ اور خلیفہ راشد سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس فتنہ کا شکار ہو گئے۔

روز بروز یہ فتنہ بڑھتا ہی چلا گیا اور افسوس ہے کہ بعض نیک دل لوگوں کے دلوں پر بھی سیاست غالب آگئی اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ جلالی سے چکا چوند ہو گئے۔ اور روز بروز سیاست امتِ محمدیہ پر چھاتی چلی گئی۔ نئی نئی اقوام جو اسلام میں داخل ہوئیں وہ اپنے طور و طریق ساتھ لائے۔ اگرچہ اس دوران میں اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندوں اور مجددین کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ جمالی کو بھی ساتھ ساتھ ابھارتا رہا اور بہت سے بادشاہ بھی باوجود دنیا پرست ہو جانے کے اسلام کی شانِ جمالی سے متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بڑے بڑے باجبروت مسلمان بادشاہ اور حکمران بھی علمائے حق کے سامنے ہیچ نظر آتے تھے اور ان علمائے حق کا اثر و نفوذ دیکھ کر رشک کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں وارد ہوئے تو ہجومِ خلق کو دیکھ کر شاہی محلوں میں لرزہ پڑ گیا اور شاہ کی بیگم کو بھی کہنا پڑا کہ حقیقی حکومت تو حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی ہے۔ اور خلیفۂ وقت کہلانے والے کی اس کے سامنے کوئی وقعت نہیں۔

ایسی سینکڑوں مثالیں آپ کو تاریخ اسلام میں ملیں گی کہ بڑے بڑے حکمران علمائے حق کے مقابلہ میں کوئی اثر نہیں رکھتے تھے۔ اگرچہ تمام سیاسی طاقت حکمرانوں ہی کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اور ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ بادشاہ ان درویشوں کے اثر و رسوخ کو دیکھ کر آتشِ حسد سے جلنے لگتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ تیسری ہجری صدی کے بعد سیاست مسلمانوں پر پوری طرح غالب آگئی تھی تاہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ جمالی بھی ساتھ ساتھ اپنا کام کرتی رہی تا آنکہ وہ لوگ جو آپ کی شان جمالی کے امانت دار تھے ان میں بھی ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا جن کے دلوں پر دنیا غالب آگئی اور شانِ جمالی گرد و غبار کے بادلوں میں چھپتی چلی گئی۔ اور مسلمانوں کے پاس انحصار کے لئے صرف ملکی حکومت ہی رہ گئی۔ تاہم اس دور میں بھی اسلام کی شانِ جمالی بعض حکمرانوں کی صورت میں نمودار ہوتی رہی اور مجددینِ وقت مبعوث ہو کر مسلمانوں کے معاشرہ میں ایک توازن قائم کرتے رہے۔

تاہم اس ہزار سالہ دور کے آغاز میں علمائے حق نے عظیم الشان کام کیا۔ انہوں نے نہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ جمالی کی شمع کو روشن رکھا بلکہ سنتِ رسول اللہ کو بھی تعامل سے زندہ رکھا۔ پھر انہوں نے جمع حدیث کا عظیم الشان کام بھی کیا تاکہ سنت رسول اللہ کے لئے علمی سند بھی مہیا کی جائے۔ اس کے علاوہ علمائے حق نے فقہ میں بھی کمال پیدا کیا اور قرآن و سنت کا کوئی مسئلہ نہ رہنے دیا جس کی توجیہہ اور تشریح نہ کی گئی۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود علمائے حق کی کمال احتیاط کے شیاطین بھی اپنا کام کرتے رہے اور سچی اور حقیقی احادیث کے ساتھ موضوع اور خود ساختہ احادیث کا پیوند بھی لگا دیا اور فقہ میں یہاں تک ہنڈی کی چیندی نکالی کہ باب الحیل تک پر بھی عبور حاصل کیا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ کی شانِ جلالی پر پردے پڑ گئے بلکہ آپ کی شانِ جمالی بھی شریعتی موشگافیوں کی نذر ہو گئی۔ اور جب مسلمانوں کے ہاتھ سے ملکی حکومت بھی نکلنے لگی تو دین میں بھی افراتفری کا عالم چھا گیا۔ جس طرح نیک حکمرانوں کی جگہ برے بادشاہ بلکہ کافر بادشاہ دنیا پر قابض ہو گئے اسی طرح دین پر بھی علمائے سوء کا قبضہ ہو گیا۔ اور مسلمانوں پر ایسا زمانہ آگیا جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری سے پہلے یہود پر آیا تھا۔ مسلمانوں میں علمائے سوء پیدا ہو گئے جنہوں نے ذرا ذرا سے فروعی مسئلہ پر خانہ جنگی کے میدان گرم کئے اور ذرا ذرا سے اختلاف پر مرتد و واجب القتل کے فتوے جڑے۔ دنیوی حکومت کے زوال کے ساتھ ساتھ یہ دینی انتشار سخت مہلک ثابت ہوا اور آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ آپ کوئی اخبار اٹھا کر دیکھیں مسلمانوں کی تباہی پر مرثیہ خوانی کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

غضب یہ ہوا کہ اسلام کا بند ٹوٹنے کے ساتھ ہی مغربی اقوام نے جن کو قرآن کریم میں یاجوج و ماجوج کے نام سے پکارا گیا ہے خروج کیا اور وہ تمام دنیا کے کناروں پر قابض ہو گئیں۔ ان لوگوں نے توہم پرستانہ عیسائیت کے ساتھ ساتھ خالص دہریانہ انداز اختیار کیا اور تمام روحانی اقدار اور اخلاقی بندھنوں کو نظر انداز کر کے مادی ترقی کی طرف اتنے راغب ہوئے کہ مذہب ایک خشک خزاں دیدہ پتہ کی طرح لرزنے لگا۔

یہ ایسی حالت نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں نہ آتی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صورت میں مبعوث فرمایا تاکہ اسلام کو جو ثریا پر جا چھپا تھا پھر زمین پر اتارے اور تاکہ اللہ تعالےٰ کی تبلیغ کو دنیا کے ان کناروں تک پہنچائے جن پر یاجوج و ماجوج قابض ہو رہے ہیں۔

آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ

(باقی صفحہ پر)

پھول ہی پھول ہم نے تو بانٹے

پھول ہی پھول ہم نے تو بانٹے
غیر کے دل میں کیوں چبھے کانٹے؟

حق سے اُلجھا ہے جب کبھی ناداں
منہ پہ باطل نے کھائے ہیں چانٹے

جن کا سرمایہ ہے فساد فی الارض
کیوں نہ ایسوں کو محتسب ڈانٹے

دل کی منڈی میں ہم نے دیکھے ہیں
لینے دینے کے مختلف کانٹے[1]

قیس۔ فرہاد اور پھر تنویر
عشق نے خوب آدمی چھانٹے

[1] کانٹے یعنی ترازو

قسط نمبر ۲

موجودہ حالات میں ہماری اہم جماعتی ذمہ داریاں

متاعِ ایمان کے رہزنوں سے بچیئے

شیخ خورشید احمد

مضمون کی گزشتہ قسط میں یہ بتایا گیا تھا کہ موجودہ حالات میں ہمیں جماعتی اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی خاص ضرورت ہے اور جماعتی اتحاد قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خلافت کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت کو سمجھیں اور نظام خلافت کی پوری پوری اطاعت کا نمونہ پیش کریں۔ اس مضمون میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ نظام خلافت کی اطاعت میں خلیفہ وقت کے مقرر کردہ تمام مرکزی اور مقامی کارکنوں اور عہدہ داران جماعت کے ساتھ مکمل تعاون اور ان کے احکام کی پوری پوری تعمیل بھی شامل ہے۔ کیونکہ ان کی ہدایات کی عدم تعمیل دراصل خلیفہ وقت کے احکام کی حکم عدولی ہے جو کہ نظام خلافت کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔

جماعتی اتحاد میں رُوک بننے والے امور

اب یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کون کون سے امور ہیں جو جماعتی نظام کو اور ہمارے اتحاد و اتفاق کو کمزور کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ شاید یہ امور بظاہر بہت معمولی نظر آئیں اور قارئین میں سے اکثر کو ان کا علم بھی ہوگا۔ لیکن یہ بظاہر معمولی نظر آنے والے امور دراصل متاعِ ایمان کے خطرناک راہزن ہیں جن سے اگر بروقت بچنے کی کوشش نہ کی جائے تو یہ دیگر بہت سے اخلاقی اور روحانی نقصانات کے علاوہ قومی اور جماعتی اتحاد کو بھی پارہ پارہ کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان سے محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ÷

غیبت اور بدظنی

غیبت اس امر کا نام ہے کہ کسی انسان کی غیر حاضری میں اس کا بُرے رنگ میں ذکر کیا جائے اور اس کے عیوب کی تشہیر کی جائے۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک بُرائی ہے جو اس زمانہ میں سوسائٹی میں عام پائی جاتی ہے۔ اور اسے کوئی بُری بات نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح دوسروں پر بدظنی کرنا یہ بھی ایک بہت خطرناک عیب ہے ان دونوں برائیوں کے نتائج انفرادی طور پر گھروں اور خاندانوں کا امن و سکون برباد کرنے کا موجب بنتے ہیں اور اجتماعی لحاظ سے یہ جماعتوں۔ قوموں اور ملکوں کے اتحاد کو برباد کر دینے کا موجب بن سکتی ہے اور ان کے درمیان بغض و عناد کا ایک ایسا بیج بو دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بسا اوقات نسلاً بعد نسلٍ عداوت اور جنگ و جدال کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا یہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم و لا تجسسوا و لا تغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ (الحجرات ع ۲)

یعنی اے مومنو! بدگمانی اور بدظنی سے ہمیشہ بچتے رہو۔ کیونکہ ایسے خیالات گناہ کا موجب ہوتے ہیں اور کبھی بھی دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کی جستجو نہ کرو اور نہ ہی کسی کی غیبت کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

اے لوگو تم بدظنی سے بچو اور بہت بچو۔ یہ سب سے جھوٹی بات ہے کسی کا عیب تلاش نہ کرو اور نہ اس کی جستجو کرو۔ آپس میں حسد اور بغض نہ رکھو اور نہ ہی کسی کی غیر حاضری میں اس کی بُرائی بیان کرو۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں حضور نے بیان فرمایا کہ:۔

"غیبت کرنے والا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (بخاری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدظنی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "بدظنی نہ کرو ۔۔۔۔۔ بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی۔" (ملفوظات جلد پنجم ص۴)

(۲) "بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالےٰ کی صفات خلق رحم رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور سے بے کار بنا دیتی ہے الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا جہنم بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔" (ملفوظات صفحہ ۱۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ غیبت اور جھوٹ میں فرق واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص کسی کا عیب دیکھتا ہے اور اسے ہر جگہ بیان کرتا پھرتا ہے۔ تو یہ سچ نہیں بلکہ اپنے بغض و کینہ کا اظہار اور غیبت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کسی کے متعلق سچی بات کا بیان کرنا بھی عیب ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہی تو غیبت ہے ورنہ اگر سچی بات نہ ہو تو اس کا بیان کرنا غیبت نہیں بلکہ جھوٹ ہے۔ پس سچ بولنے کے یہ معنے نہیں کہ دوسروں کی کمزوریوں کو ہر جگہ بیان کرتے پھرو۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص۱۷۲)

افواہ پھیلانا

کسی کے متعلق کوئی بات سنکر آگے اسے پھیلانا ایک خطرناک قومی جرم ہے اور سراسر منافقانہ طریق ہے۔ آجکل اسے بھی کوئی بُری بات نہیں سمجھا جاتا بلکہ اچھا ہوا کو مزے لے لے کر آگے پھیلانا ایک بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ عیب بھی بڑے خطرناک نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ جس سے مومنوں کو بہرصورت بچنا چاہیئے بلکہ اگر کوئی شخص افواہ پھیلاتا ہوا پایا جائے تو اسے بھی سختی کے ساتھ روکنا چاہیئے۔ قرآن مجید فرماتا ہے

فاذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول و الی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔ (نساء ع ۱۱)

یعنی یہ منافقوں کی عادت ہے کہ جب کوئی بھی بات امن کی ہو یا خوف کی انہیں معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ اسے پھیلاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ صحیح طریق یہ تھا کہ وہ ایسے امور رسول یا دیگر ذمہ دار کارکنوں تک پہنچا دیتے۔ تاکہ وہ ان کا تدارک کرتے۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

یا یہا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنباءٍ فتبینوا۔ (حجرات ع ۱)

یعنی اے مومنو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لایا کرے تو ہرگز اس پر یقین نہ کیا کرو۔ بلکہ اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

پھر فرماتا ہے:۔

و لولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ (نور ع ۲)

یعنی اے مومنو! جب تم نے کوئی ایسی افواہ سنی تھی تو کیوں نہ یہ کہہ دیا کہ ہم اس کے متعلق کوئی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ پاک ہے اور یہ ایک بہت بڑا بہتان ہے جو تم لگا رہے ہو۔

پس جھوٹی افواہ پھیلانا ایک بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔ اس سے بہرصورت بچنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی افواہیں پھیلا رہا ہو۔ تو اس کی اطلاع فوراً ذمہ دار کارکنوں تک پہنچانی چاہیئے تاکہ اس کا مناسب تدارک کیا جا سکے۔

جھوٹے الزام لگانا

شریف لوگوں کو بدنام کرنے کی خاطر ان پر جھوٹے الزام لگانا بھی ایک بہت خطرناک بُرائی ہے۔ جو جماعتی اتحاد کو برباد کر دیتی ہے اسلام ایسے لوگوں سے قطعی بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً و اثماً مبیناً (احزاب ع ۷)

یعنی وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں اور اس طرح انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے یقیناً بہتان باندھا اور کھلے گناہ کا ارتکاب کیا ÷

پھر فرماتا ہے:-

ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا۔ (نساء ع ۱۶)

یعنی جس شخص نے کوئی بُرا اور گناہ کا کام کیا اور پھر اس نے کسی بے قصور انسان پر اس کا الزام لگا دیا تو ایسا شخص یقیناً بہتان باندھنے والا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہؤا ہے۔

آج کل دوسروں پر الزام لگا دینا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ حالانکہ اگر کوئی شخص اتہام لگا کر پھر اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا تو شریعت اسے مجرم سمجھ کر سزا کا مستحق قرار دیتی ہے۔ اس قسم کے افعال قوم کے اخلاق پر بہت برا اثر ڈالتے ہیں۔

اتہام لگانے کے متعلق اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:-

"جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس میں گرفتار نہ ہو جائے"۔

پس اس بدی سے بھی مجتنب رہنا اور دوسروں کو بھی اس سے بچانا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے

بے جا نکتہ چینی اور اعتراض کرنے کی عادت

اس زمانہ میں بے جا اعتراض اور نکتہ چینی کرنے کی عادت بھی غالباً مغربی جمہوریت اور آزادی کے زیر اثر بہت بڑھتی جا رہی ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ان کے عیوب کو تلاش کرنا اور اعتراض کرنا ہمارا حق ہے۔ حالانکہ صحیح اسلامی راہ جو امن اور سلامتی کی راہ ہے یہ ہے کہ انسان دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے اپنی کمزوریوں اور اپنے عیوب کا جائزہ لے اور ان کی اصلاح کرنے کی فکر میں لگا رہے۔ اور قرآن مجید کے اس ارشاد پر عمل کرے کہ لا تجسسوا یعنی کسی کے عیب تلاش مت کرو۔ جس شخص کو اپنی کمزوریوں کا جائزہ لینے اور انہیں دور کرنے کی فکر ہو اسے کبھی اتنی فرصت ہی نہ ملے گی کہ وہ دوسروں میں عیوب تلاش کر کے نکتہ چینی اور اعتراض کو اپنا شعار بنائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ وہ انسان مبارک ہے جسے اپنے عیوب کی فکر نے دوسروں کے عیوب بیان کرنے سے روکے رکھا۔

مشورہ دینا اور نقائص کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا بے شک مستحسن فعل ہے یہی وجہ ہے کہ خود خلیفہ وقت کے لئے بھی اہم معاملات کے بارہ میں مشورہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ لیکن مشورہ دینے اور نقائص کی نشاندہی کرنے کی بعض حدود ہیں ان حدود کے اندر رہنا ضروری ہے اور اگر ہم ان حدود سے تجاوز کر جائیں تو یقیناً یہ امر باہمی محبت و مودت کو کمزور کرنے اور جماعتی اتحاد کو سخت نقصان پہنچانے اور فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ بعض لوگ ان حدود کا خیال نہیں رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم اصلاح کی نیت سے ایسا کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ یہی عذر منافقین پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض۔ قالوا انما نحن مصلحون (البقرہ ع ۱۲)

یعنی جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنی ان حرکات سے زمین میں فتنہ پھیلا رہے ہو تو وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں محض اصلاح کرنے کی غرض سے کرتے ہیں۔

مغربی جمہوریت کا طریق خلاف اسلام ہے

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جمہوریت کا زمانہ ہے اس لئے ہر امر اور ہر مسئلہ کا فیصلہ ضرور کثرت رائے سے ہونا چاہیئے اور ہمیں آزادانہ طور پر نکتہ چینی کرنے کا حق ملنا چاہیئے۔ حالانکہ صحیح اسلامی طریق اور متوازن راستہ یہ نہیں ہے۔ منکرین خلافت نے بھی حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں یہی رویہ اختیار کیا تھا وہ کہتے تھے کہ خلیفہ تو نمازیں اور نکاح وغیرہ پڑھانے کے لئے ہے ورنہ جماعت سے تعلق رکھنے والے تمام معاملات کا فیصلہ کرنے کا اصل حق تو صدر انجمن احمدیہ کو ہے جو مغربی جمہوریت کی طرح کثرت رائے سے ہر معاملہ کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم ارشادات

جب یہ نقطہ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے جو جواب دیا وہ ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا:-

"مجھے یہ لفظ بھی دکھ دیتا ہے کہ جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے۔ دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے ٹرکی میں پارلیمنٹ بن گئی۔ میں کہتا ہوں وہ بھی توبہ کرتے جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے ..... تم دستوری کو کیا سمجھتے ہو۔ خدا ہی کے فضل سے اور اسی کے دامن کو مضبوط پکڑے رہنے سے کچھ بنتا ہے اس لئے میں پھر کہتا ہوں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ....

مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں کہ ایران میں پارلیمنٹ ہو گئی اور دستوری کا زمانہ ہے۔ انہوں نے اس قسم کے الفاظ بول کر جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی۔ خدا تعالیٰ کی غیرت نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران ہی میں دکھا دیئے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ اب بھی توبہ کر لیں"۔

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

پھر فرمایا:-

"مجھے کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام نماز پڑھا دینا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا یا بیعت لے لینا ہے۔ یہ جواب دینے والے کی نادانی ہے اور اس نے گستاخی سے کام لیا ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیئے"۔

(بدر ۲۵ رجنوری ۱۹۱۲ء)

حقیقت یہ ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے واضح فرمایا اسلامی نظام خلافت کو مغربی جمہوریت کی طرح کا کوئی نظام سمجھنا جس میں ہر شخص کو نکتہ چینی کرنے اور دوسروں کے عیوب نکالنے کی کھلی چھٹی ہو سراسر غلط ہے۔ اسلامی نظام خلافت میں مشورہ تو بلاشبہ ضروری ہے لیکن مشورہ طلب کرنا اور اسے منظور کرنا یا مسترد کرنا یہ خلیفۂ وقت کا کام ہے یا اس کے مقرر کردہ نائبین کا۔ دیگر افراد کا کام صرف یہ ہے کہ وہ خلیفۂ وقت اور اس کے مقرر کردہ کارکنوں کی اطاعت کریں۔ اگر کوئی نقص دیکھیں تو ذمہ دار اصحاب تک ادب و احترام کے ساتھ اسے پہنچا کر پھر اس معاملہ کو حوالہ بخدا کر دیں۔

قرآن مجید میں بے جا اعتراض کرنے کی عادت کا ذکر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بیجا اعتراض کرنے کی عادت کا ذکر کر کے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل (البقرہ ۱۰۹)

یعنی اے مومنو! کیا تم بھی اپنے رسول سے اسی طرح سوال کرنا چاہتے ہو جس طرح اس سے پہلے موسیٰ سے اس کے متبعین سوال کیا کرتے تھے؟

گویا اعتراض کے رنگ میں خواہ مخواہ سوال کرتے چلے جانا ہرگز پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے کہ کوئی سوال زیادتی علم کے لئے ہوتا ہے اور کوئی کج بحثی کے لئے۔ کوئی بے ادبی کے لئے ہوتا ہے اور کوئی تحقیر و تذلیل کے لئے۔ غرض ہر سوال الگ

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں یہ تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ بزرگان سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں کہ اتنا وقت دینا مشکل ہوگا۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک تعلیم القرآن کی کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی جائے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل یا گریجوایٹ یا ایف اے یا اس سے کم تعلیم والے بھی ہو سکتے ہیں جو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں تا قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کر کے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے۔

سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں اور حدیث شریف کا درس دیں اور ضروری نوٹس لکھوائیں۔ امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام پتہ۔ تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینئر کلاسز کے طلباء کو خصوصی طور پر رخصتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نوٹ۔ یہ کلاس اس صورت میں جاری کی جا سکے گی جبکہ کلاس کے لئے کم از کم پچاس طلبہ ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

الگ رنگ رکھتا ہے۔ معقول انسان کبھی بھی کسی غیر معقول سوال کرنے کی دوسرے کو اجازت نہیں دے سکتا۔۔۔ قرآن کریم نے لغو اور بیہودہ سوالات کو ناپسند کیا ہے۔۔۔ تورات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بات بات پر سوال کیا کرتے تھے مگر صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ کہتے ہیں ہم اس بات کا انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی اعرابی آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال پوچھے تا کہ ہم بھی سُن لیں۔ گویا انہیں اس قدر وقار اور ضبطِ نفس حاصل تھا کہ خود کوئی سوال پوچھنے کی جرأت بھی نہیں کرتے تھے!!

حضور آیت ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضلّ سواء السبیل کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سوال کی اصل غرض تو علم کی زیادتی ہوتی ہے مگر جو شخص گستاخانہ سوالات کرتا رہتا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور اس کے کلام کا ادب ملحوظ نہیں رکھتا وہ اس گستاخی کے نتیجہ میں اپنے پہلے ایمان کو بھی کھو بیٹھتا ہے اور ایمان میں ترقی کرنے کی بجائے کفر کی دہلیز تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر وہ دائرہ ادب کے اندر رہتے ہوئے نیک نیتی سے سوال کرتا تو اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے قلب کا جائزہ لیتا رہے اور لغو بحثوں اور لغو سوالات میں حصہ نہ لیا کرے!"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۰۹-۱۱۱)

مندرجہ بالا حوالوں سے اعتراض کے رنگ میں سوالات کرنے اور نکتہ چینی کرنے کی مضرت اور اس حرکت کا خلافِ اسلام ہونا بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ موجودہ حالات میں بالخصوص ضرورت ہے کہ ہم اس برائی کو اپنے اندر راہ نہ پانے دیں خود بھی اس سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کو اپنے سامنے رکھیں کہ

۱۔ "میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو!"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۳)

۲۔ "خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے کہ جو ابلیس کی چادر پہن کر اپنی نفسانی پندار سے ہمچو من دیگرے نیست کہتے پھریں اور اپنی کور باطنی سے دوستوں پر نکتہ چینی کریں!"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

۳۔ "خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہوں اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جائے ڈھانپتا ہے لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچا دیتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔۔۔۔۔۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا۔ اپنی ستاری کے طفیل رسوا نہیں کرتا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رسوائی یا ذلت پر مبنی ہو فی الفور منہ نہ کھولیں۔"

(الحکم ۱۶ر جون ۱۸۹۹ء)

ایک بہت بڑا نقصان

بے جا نکتہ چینی کرنے اور دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ قوم میں مایوسی اور بد دلی پیدا ہوتی ہے اور کامیابی حاصل کرنے اور ترقی کرتے چلے جانے کا جذبہ اور شوق کمزور پڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اذا قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم (مسلم)

یعنی جب کوئی شخص دوسرے لوگوں پر نکتہ چینی کرتا ہوا یہ کہتا ہے کہ وہ ہلاک ہو گئے تو ایسا شخص خود یہ بات کہہ کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے یا یہ کہ ایسا شخص خود ان سے زیادہ ہلاک شدہ ہوتا ہے۔

حدیث نبوی کی تشریح

اس حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں کی امید و رجاء اور خود اعتمادی اور عزت نفس کے جذبات کو بیدار کرکے اوپر اٹھانے اور بلند کرنے کی کوشش کرو نہ کہ احساس کمتری اور شکست خوردہ ذہنیت کے ذریعہ مایوسی اور پست ہمتی پیدا کرکے انہیں قعر مذلت میں گرانے کا رستہ کھولو۔ جو شخص چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور کمزوریوں پر واویلا شروع کر دیتا ہے کہ یہ لوگ تو مر گئے تباہ ہو گئے وہ خود اس بات کے کہنے سے ان کے دلوں میں مایوسی اور احساس کمتری پیدا کرکے ان کی تباہی کا رستہ کھولتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ہدایت فرمائی ہے کہ بیشک غلطیوں پر مناسب تادیب اور اصلاح کا طریق اختیار کرو مگر بات بات پر یہ شور مچانا کہ فلاں لوگ اپنی بدعملی میں تباہی کی حد کو پہنچ گئے ہیں خود اپنے ہاتھ سے ان کی تباہی کا بیج بونا ہے جس سے ہر دانا مصلح کو پرہیز کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔ اس حدیث میں اھلکھم کا لفظ آیا ہے یعنی ایسا شخص خود انہیں ہلاک کرنے والا ہے۔ اس کے دوسرے معنی اعراب کی خفیف تبدیلی سے یہ بھی ہیں کہ وہ خود سب سے زیادہ ہلاک شدہ ہے۔۔۔۔۔۔ اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسا شخص جو دوسروں کو ہلاک شدہ قرار دیتا ہے وہ دراصل خود سب سے زیادہ شکست خوردہ ذہنیت میں مبتلا ہے پس خواہ دوسرے لوگ ہلاک شدہ ہوں یا نہ ہوں وہ یہ الفاظ کہہ کر اپنی ہلاکت پر ضرور مہر لگا لیتا ہے۔"

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۱۰۷ تا ۱۱۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بیجا نکتہ چینی (باقی صفحہ ۸ پر)

محترم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور)

۱۷ر جون ۶۲ء کے الفضل میں ایک بزرگ صحابی حضرت چوہدری غلام محمد صاحب آف چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کی وفات کا ذکر پڑھ کر مجھے وہ زمانہ یاد آگیا۔ جب کہ خاکسار تقسیم ملک سے چند سال پیشتر بحیثیت مبلغ لائل پور میں مقیم تھا۔ اور ضلع لائل پور کے علاوہ ضلع سرگودھا، ضلع شیخوپورہ اور ضلع جھنگ میرا حلقہ تبلیغ تھا۔

اس زمانہ میں حضرت چوہدری غلام محمد صاحب اور حضرت غلام رسول صاحب کبڑا میرے ساتھ پیدل تبلیغ کے لئے دور دور کے علاقوں میں جایا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات ان سفروں میں دو دو تین تین دن بھی لگ جایا کرتے تھے۔ مگر یہ بزرگ میری رفاقت سے گھبراتے نہیں تھے بلکہ خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے اخلاص کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ انہی ایام کا ذکر ہے ایک مرتبہ میں چک ۹۹ شمالی کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ چوہدری صاحب محترم کے چھوٹے بھائی چوہدری غلام رسول صاحب میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ میں آپ سے ایک مشورہ کرنے آیا ہوں۔ اس علاقہ میں جو زمینیں ہم لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ملی تھیں۔ وہ قانون کے مطابق باپ کی وفات کے بعد بڑے بھائی کے نام منتقل ہوتی ہیں۔ ہماری زمین بھی میرے بڑے بھائی چوہدری غلام محمد صاحب کے نام منتقل ہوئی ہے۔ حالانکہ حق میرا بھی برابر کا ہے کیونکہ جس گھوڑی پر یہ مربعے ملے تھے۔ وہ مشترکہ زمین فروخت کرکے خریدی گئی تھی۔ وہ خود تو ایسا کرنا نہیں چاہتے لیکن اپنی اولاد کے دباؤ میں آگئے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلے میں نوٹس مجھے مل چکا ہے۔ آپ مشورہ دیں۔ کہ میں کیا کروں؟ میں نے کہا۔ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھ دیں۔ کہنے لگے۔ میرا تو قادیان میں کوئی واقف نہیں اور میرا بھائی ایک عرصہ سے امیر جماعت چلا آتا ہے۔ اسے سب لوگ جانتے ہیں۔ وہاں میری بات کون سنے گا۔ میں نے کہا۔ حضور سنیں گے۔ آپ بلا توقف لکھ دیں۔ کہنے لگے پھر آپ ہی لکھیں۔ میں انگوٹھا لگا دوں گا۔ چنانچہ میں نے سارے حالات لکھ دئے۔ اور انہوں نے انگوٹھا لگا دیا۔ حضرت کے حضور جب یہ درخواست پہنچی۔ تو حضور نے ضلع سرگودھا کی جماعت کے امیر کو لکھا کہ آپ چک ۹۹ میں جا کر تحقیقات کریں۔ اور پھر اپنی رپورٹ کیسا تھ مجھے بھیجیں۔ انہوں نے چک مذکور جا کر تحقیقات کی اور یہ رپورٹ کی۔ کہ جب سارے چک والوں نے اپنے چھوٹے بھائیوں کو جواب دے دیا ہے تو چوہدری غلام محمد صاحب بھی اپنے چھوٹے بھائی کو جواب دینے میں حق بجانب ہیں۔ گورنمنٹ کے نزدیک چھوٹا بھائی جائداد کا وارث نہیں ہو سکتا۔ جب یہ رپورٹ حضور کی خدمت میں پہنچی۔ تو حضور نے لکھا کہ آپ کا فیصلہ شریعت کے خلاف ہے۔ زمین کا حق نہ صرف بھائی کو بلکہ بہنوں کو بھی پہنچتا ہے۔ ضلع کے امیر صاحب نے چک ۹۹ میں پیغام بھیجا۔ کہ حضرت صاحب کا فیصلہ آگیا ہے۔ دونوں بھائی آکر سُن جاؤ۔ جب یہ دونوں بھائی سرگودھا میں پہنچے تو اتفاق سے میں بھی سرگودھا میں تھا۔ فیصلہ سنتے ہی حضرت چوہدری غلام محمد صاحب خوشی سے اچھلنے لگے۔ اور فرمانے لگے کہ اب حضرت صاحب کا فیصلہ آگیا ہے۔ اب اگر میری اولاد نے اس فیصلے کے خلاف کوئی بات کہی تو میں ان کی ہرگز نہیں مانوں گا۔ میں نہ صرف بھائی کو زمین میں سے حصہ دونگا۔ بلکہ بہنوں کو بھی دوں گا۔ چنانچہ آپ سب سے پہلے اپنی بہنوں کے پاس گئے وہ شادی شدہ تھیں۔ انہیں جا کر حضرت صاحب کا فیصلہ سنایا اور کہا کہ آپ چل کر زمین میں سے اپنا حصہ لے لیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ بے شک آپ کی طرف سے ہمیں ہمارا حق مل گیا۔ مگر ہمیں ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت کچھ دیا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضرت چوہدری صاحب اپنے گاؤں میں گئے اور چھوٹے بھائی کو کہا کہ آپ اپنا حصہ لے لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا۔ کہ مجھے چونکہ علم تھا۔ کہ مجھے جواب مل جائے گا۔ اس لئے پندرہ ایکڑ زمین میں خرید چکا ہوں۔ آپ دس ایکڑ زمین اور دیدیں تا میری زمین ایک مربعہ ہو جائے۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے فوراً دس ایکڑ زمین دیدی۔ اور اہل دیہہ کے سامنے ایک ایسا عمدہ نمونہ پیش کیا۔ کہ وہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ اس عمدہ مثال کو دیکھ کر دو تین افراد نے بیعت بھی کر لی تھی۔ اور چک مذکور میں یہ مشہور ہو گیا تھا۔ کہ ان کا خلیفہ ہمیشہ حق کا ساتھ دیتا ہے۔ کسی کی رُو رعایت نہیں کرتا۔ اور یہ بھی خوشی سے اپنے خلیفہ کا فیصلہ مانتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد۔

اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری غلام محمد رضی اللہ عنہ کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بقایاداروں کیلئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
"بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہوگیا ہے۔ اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں۔ تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ .... پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کردیں .... اگر تم باوجود مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ اگلے سال ہمیں فراخی دیدے تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو۔ یہ کام بھی کرلو"

حضور اقدس کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام مجاہدین تحریک جدید کے بقایاداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سالہائے گذشتہ کے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمادیں۔ نیز تمام عہدیداران جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ تمام ایسے احباب سے وصولی کا بندوبست فرمائیں اس طرح انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔

(وکیل المال اوّل)

ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداروں کا تربیتی اجتماع

یہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۴/۶/۶۴ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح سے لے کر ۴½ بجے تک مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک جاری رہا۔ تلاوت قرآن کریم ودعا کے بعد پہلی تقریر کیپٹن محمد سعید صاحب ناظم مال وقف جدید نے کی۔ دوسری تقریر محترم فضل الرحمن صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے اور تیسری تقریر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔ ان مقررین نے اپنے اپنے شعبہ کی غرض وغائت بیان کرتے ہوئے احباب کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ ان شعبوں کو کامیاب کرنے کے لئے مرکز سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور مرکز سے جاری ہونے والی ہدایات کو پوری کوشش سے عملی جامہ پہنائیں۔

دوسرا اجلاس نماز ظہر وعصر جمع کرنے کے بعد دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت اور دعا کے بعد پہلی تقریر نظارت اصلاح وارشاد کے نمائندہ محترم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ جس میں آپ نے آپس میں اتحاد قائم کرنے، انفرادی اور اجتماعی طور پر تعاون سے کام لینے کی اہمیت اور تبلیغ اسلام کے لئے غیر از جماعت افراد سے ذاتی تعلقات پیدا کرنے پر زور دیا۔ آپ کے بعد محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا انبیاء کی تاریخ سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ابتدا میں مومنوں کو ایسے بوجھ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جن کو اٹھانا بظاہر بہت مشکل نظر آتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا چونکہ ابھی ابتدائی دور ہے۔ اس لئے آپ کو مالی قربانیوں کی ضرورت محسوس کرکے پہلے سے زیادہ اخلاص اور شوق سے مالی قربانیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے بجٹ کی تشخیص اور چندوں کی وصولی کے سلسلہ میں مفید کارآمد تجاویز احباب کی خدمت میں پیش کیں۔ دونوں اجلاسوں میں تقاریر کے بعد سوالات کرنے اور ضروری معلومات حاصل کرنے کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ جو کہ احباب کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہوا۔ دعا کے بعد یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(میر محمد بخش امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں سالانہ تربیتی اجلاس

ہمارا سالانہ تربیتی اجلاس مورخہ گیارہ اور بارہ ماہ جون کو انعقاد پذیر ہوا۔ قبل ازیں تین تاریخ تا دس جون ہفتہ اصلاح وارشاد منایا گیا۔ اس ہفتہ میں قریباً ڈیڑھ ہزار لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۲۰ سے زائد دیہات کا دورہ کیا گیا۔ ۱۱ و ۱۲ کو مقامی جماعت نے جلسہ کا آغاز کیا جس میں مرکز سلسلہ کی طرف سے مولوی احمد خاں صاحب نسیم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور گیانی واحد حسین صاحب سابق مبلغ سلسلہ تشریف لائے۔ جلسہ نہایت بارونق ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ارد گرد کے گاؤں سے بہت سے غیر از جماعت احباب نے شمولیت کی۔ بڑے اطمینان سے تقاریر سنتے رہے۔ یہ ہمارا سالانہ تربیتی اجلاس دو دن رہا۔ مذکورہ بالا علماء کے علاوہ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے مربی صاحبان نے بھی شمولیت فرماکر تقاریر کیں۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ اضلاع کے کافی غیر از جماعت لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ ہمارا یہ بارونق اور پُر فضا جلسہ مورخہ ۱۲ رجون بروز جمعہ کو دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار۔ خواجہ عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ بذریعہ شیخوپورہ)

غازی اندرون ضلع شیخوپورہ میں مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

مورخہ ۷/۶/۶۴ بروز اتوار ۷ بجے صبح موضع غازی اندرون ضلع شیخوپورہ میں مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے موضع انبہ وکالیہ۔ بلڑکے۔ شیخوپورہ۔ وزیرہ ورکاں۔ اور لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور کے بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مقامی غیر احمدی احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بنیادی اینٹ رکھنے کے بعد سب احباب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو آباد کرے اور مقامی اور علاقہ کے لوگوں کی ہدایت کا مرکز بنائے۔ تمام بزرگان سلسلہ واحباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو علاقہ کے لئے اور سلسلہ کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی انچارج ضلع شیخوپورہ)

خدام الاحمدیہ ربوہ کے امتحان ماہ مئی کا نتیجہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ممبران میں قرآن کریم۔ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ودیگر دینی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کی خاطر ہر ماہ ایک مقررہ نصاب کے مطابق خدام الاحمدیہ کے اراکین کا امتحان ہوتا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے خدام کافی تعداد میں حصہ لیتے ہیں۔ ماہ مئی میں حدیث شریف اور عام دینی معلومات کا امتحان لیا گیا۔ جس میں ربوہ کے ۲۲۲ خدام نے حصہ لیا۔ ان میں سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی اوّل اور مکرم محمد مبشر شاہ صاحب ومکرم عبدالباری قیوم صاحب محلہ دارالصدر شرقی دوئم رہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

چندہ وقف جدید

سیکرٹری صاحبان مال کی یاددہانی کے لئے یہ نوٹ شائع کرایا جاتا ہے کہ وقف جدید کی طرف سے مندرجہ ذیل مالی تحریکات جاری ہیں۔ اس تفصیل کے ساتھ رقوم داخل خزانہ کرائی جائیں۔

۱۔ چندہ وقف جدید، آمد زمین، تنخواہ معلمین } امانت "چندہ وقف جدید" میں داخل کروائی جائیں
۲۔ تعمیر دفتر وقف جدید:۔ اسی مد میں داخل کروائیں۔
۳۔ قیمت فروخت زمین :۔ ریزرو فنڈ وقف جدید میں داخل کرائی جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

شکریۂ احباب

خاکسار اپنی آنکھ کے اپریشن کے بعد ہسپتال سے گھر آگیا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا ہے اور آنکھ کی حالت بھی اچھی ہے۔ بوجہ اس کے کہ میں ذیابیطس کا پرانا مریض ہوں نیز اس لئے بھی کہ میری آنکھ کا پہلے موتیا کا اپریشن ہوچکا ہے خطرہ تھا کہ کہیں مزید اپریشن سے آنکھ ضائع نہ ہوجائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس خطرہ سے نجات بخشی اور میری آنکھ ٹھیک ہے۔ اور زخم بھی مندمل ہوچکا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

میں اپنے بھائیوں اور بہنوں، بزرگوں اور عزیزوں کا بے حد ممنون اور شکر گذار ہوں۔ کہ انہوں نے میرے لئے دعائیں فرمائیں۔ اور بعض دوست عیادت کے لئے ہسپتال میں بھی تشریف لاتے رہے۔ میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین ودنیا کی کامیابیوں سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے۔

(خاکسار۔ احمد دین (آف گنزی) ۵۷۔ سوانفیلڈ روڈ۔ لنڈن۔ ایس۔ ڈبلیو ۱۸)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ماہ جون کا چندہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ رجون تھی۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ جون کا چندہ مرکز میں روانہ نہیں کیا۔ اُن سے التماس ہے کہ وہ ماہ جون کا چندہ مزید تاخیر کے بغیر روانہ فرمائیں۔

(مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۲ رجون ۔ صدر جانسن نے قبرص کے مسئلہ پر ترکی اور یونان میں جنگ چھڑ جانے کے خطرہ پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے قبرص اور یونان اور ترکی میں امریکی نمائندوں نے صدر جانسن کو خبردار کیا ہے کہ ترکی اور یونان میں جنگ کا خطرہ ہیبت ناک شکل اختیار کر گیا ہے اور امریکہ کو یہ خطرہ دور کرنے کے لئے مؤثر اقدام کرنا چاہیئے ۔ اسی مشورہ پر ہی صدر جانسن نے یونان اور ترکی کے وزرائے اعظم کو واشنگٹن آنے کی دعوت دی ہے صدر جانسن دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم پر زور دیں گے ۔ کہ وہ قبرص کا بحران دور کرنے کے لئے فوری طور پر براہ راست بات چیت شروع کر دیں ۔

صدر جانسن دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کو نیٹو کے رکن ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلائیں گے ۔ اور ان پر واضح کرنے کی کوشش کریں گے کہ ترکی اور یونان کی جنگ کے نتیجہ میں نیٹو کمزور ہو جائے گا اور ان کی جنگ سے کمیونسٹوں کو فائدہ پہنچے گا جس سے آزاد دنیا کو خطرہ پیدا ہو جائے گا ۔ صدر جانسن ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عصمت انونو اور یونان کے وزیر اعظم مسٹر جارج پاپنڈریو سے علیحدہ علیحدہ بھی بات چیت کریں گے ۔

● اڈونسے (ڈنمارک) وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے اعلان کیا ہے اگر روس کی زرعی معیشت میں کوئی تبدیلی نہ آئی تو وہ خود کو کمیونسٹ نہیں سمجھیں گے اور پارٹی کی قیادت سے دستبردار ہو جائیں گے ۔ انھوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ وہ ان کی طرف سے یہ اعلان کر دیں کہ روس خوراک کے معاملہ میں بہت جلد خود کفیل ہو جائے گا اور زرعی اجناس برآمد کرنے لگے گا ۔

● ہانگ کانگ ۔ ۲۳ رجون ۔ وزیر خارجہ چین مارشل چن ژی نے کہا ہے کہ چین امریکہ سے دو شرائط پر اپنے اختلافات طے کرنے کے لئے تیار ہے ایک شرط یہ ہے کہ امریکہ چین کے معاملہ میں پر امن بقائے باہمی کے پانچ اصولوں (پنچ شیلا) کو تسلیم کر لے ۔ اور امریکہ اس بات کی ضمانت دے کہ وہ فارموسا سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا ۔

مارشل چن ژی نے کہا کہ پچھلے آٹھ سال کے دوران چین ان شرائط کو پہلے بھی پیش کر چکا ہے لیکن امریکہ نے اس کو تسلیم نہیں کیا ۔

● نیو یارک ۔ ۲۳ رجون ۔ یوگوسلاویہ امریکہ سے پونے چار لاکھ بشل گندم خرید رہا ہے ۔ پولینڈ امریکہ سے دو لاکھ بشل سویا بینز خرید رہا ہے برآمد کنندگان کے مطابق بھارت بھی امریکی منڈی سے گندم خرید رہا ہے ۔

● نئی دہلی ۲۳ رجون ۔ حکومت بھارت نے نیپال کو پانچ سو ٹن گندم روزانہ فراہم کرے گی یہ گندم اس ذخیرے سے مہیا کی جائے گی جو امریکہ نے بھارت کو مہیا کی ہے نیپال میں خوراک کی زبردست قلت پیدا ہو گئی ہے جس کو دور کرنے کے لئے بھارت پانچ ہزار ٹن گندم نیپال کو فراہم کرے گا اس گندم کی قیمت امریکہ بھارت کو ادا کرے گا ۔

● ٹوکیو ۲۳ رجون ۔ فلپائن کے صدر میکاپیگل نے کہا ہے کہ ملائشیا کا بحران دور کرنے کے لئے ٹوکیو میں جو سربراہوں کی کانفرنس ہوئی تھی ناکام نہیں ہوئی بلکہ کانفرنس کے انعقاد سے علاقہ میں امن کے امکانات اور زیادہ روشن ہو گئے ہیں صدر میکاپاگل نے کانفرنس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ تینوں ہمسایہ ملکوں نے علاقہ میں قیام امن کے بارے میں بات چیت کی ہے صدر نے افسوس ظاہر کی کہ سربراہوں کی کانفرنس صرف ایک دن کے بعد ختم ہو گئی اگر سربراہوں کی بات چیت کچھ عرصہ اور جاری رہتی تو تینوں ملکوں کے سربراہوں کو ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھنے کا زیادہ موقع ملتا اور علاقائی مسائل کو حل کرنے کا کام آسان ہو جاتا ۔

● ہانگ کانگ ۲۳ رجون ۔ جاپان کی حکومت نے انڈونیشیا کو امداد دینے کے جس پروگرام کا اعلان کیا ہے اس کے تحت جاپان انڈونیشیا کو تیل بردار جہاز فراہم کرے گا معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق جاپان نے انڈونیشیا کو یہ امداد دینے کی پیشکش امریکہ کے ایماء پر کی ہے جاپان انڈونیشیا کو جو تیل بردار جہاز فراہم کرے گا اس کی ادائیگی دس سال کی مدت میں ہو گی ۔

● کوپن ہیگن ۲۳ رجون ۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف اور ڈنمارک کے وزیر اعظم مسٹر آٹو کریگ کی طرف سے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں میں تجارتی تعلقات اور مضبوط بن جائیں گے اور سائنس دانوں کا تبادلہ کیا جائے گا یہ مشترکہ اعلان وزیر اعظم روس کے ڈنمارک کے پانچ روزہ دورہ کے اختتام کے بعد جاری کیا گیا ہے ۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر بھی بات چیت کی ہے انھوں نے اقوام متحدہ کو مضبوط اور مؤثر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے ۔

● نئی دہلی ۲۳ رجون ۔ آنجہانی پنڈت نہرو کی بہن مسز لکشمی پنڈت کو بھارت کی کابینہ میں اہم عہدہ دیا جائے گا سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ انھیں وزیر خارجہ بنا دیا جائے گا بشرطیکہ وزیر اعظم بھارت مسٹر شاستری اس اہم عہدہ کو اپنے پاس نہ رکھنا چاہیں ۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال تحریک جدید)

نام	رقم
احباب جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم اللہ بخش ہے	۵۰ — ۱۷ روپے
مکرم جمعدار عبد الغنی صاحب چک ۳۳ ج ضلع سرگودھا	۰۰ — ۲۵ ″
″ میاں محمد سلیم صاحب اختر حلقہ سلطان پورہ لاہور	۰۰ — ۱۰ ″
احباب جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور بذریعہ محمد شریف صاحب	۵۰ — ۱۰ ″
مکرم ملک سلطان علی صاحب لائل پور شہر	۰۰ — ۱۰ ″
″ دوست محمد صاحب	۰۰ — ۱۰ ″
محترمہ سلیم اختر صاحبہ	۰۰ — ۲۱ ″
احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم	۰۰ — ۳۶ ″
محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ ایم بی بی ایس کوٹ نیناں ضلع سیالکوٹ	۰۰ — ۱۰ ″
از والدہ صاحبہ	۰۰ — ۱۰ ″
ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۰۰ — ۱۲ ″
احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ چوہدری نذیر احمد صاحب	۰۰ — ۳۱ ″
محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر نسیم محمد الحق صاحب چٹاگانگ	۰۰ — ۲۰ ″
منیر احمد صاحب پبی ضلع پشاور	۰۰ — ۱۰ ″
خدیجہ بیگم صاحبہ گورنمنٹ ٹریننگ سکول کوئٹہ	۰۰ — ۵۲ ″
دکانداران گول بازار ربوہ ۔ بذریعہ مکرم سردار عبد الحئی صاحب شاکر وانڈنگ	۰۹ — ۵۱ ″
مکرم غلام یاسین صاحب دیپالپور ضلع منٹگمری	۰۰ — ۱۰ ″
″ سید سہیل احمد صاحب سی ایس پی ۔ ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۰۰ — ۱۷ ″
″ چوہدری محمد صادق صاحب پولیس انسپکٹر حیدر آباد سابق سندھ	۰۰ — ۱۰۰ ″
احباب جماعت احمدیہ اسمٰعیل آباد ضلع ملتان بذریعہ صوبیدار بشیر احمد صاحب	۰۰ — ۱۰ ″

نوٹس

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب سید طفیل حیدر صاحب افسر مال
با اختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

دعویٰ فک الرہن اراضی ۔ خان طلحہ وریام پسران عنایت قوم سیال شربانہ ۔ سکنائے کوٹ مراد تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ سائلان بنام ۔ گنیش رام وغیرہ ۔ درخواست فک الرہن اراضی رقبہ ۱۶-۳-۷ وانقد موضع کوٹ مراد تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ خان وغیرہ سائلان بنام گنیش رام لعل جیت رام بھگت رام دتو رام پسران حکم چند سندر لال ولد خان چند مسماۃ بھگوان دیوی بیوہ مسمی داس اقوام کھتری سہگل حال مقیم بھارت مسول علیہان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گنیش رام وغیرہ مسول علیہان بھارت چلے گئے ہیں جن کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام گنیش رام وغیرہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے اگر گنیش رام وغیرہ مذکوران بتاریخ ۶ ماہ جولائی ۱۹۶۴ء کو بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۶۴ء کو بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

(مہر) افسر مال و
سپیشل کلکٹر جھنگ

نوٹس

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب طفیل حیدر صاحب افسر مال با اختیارات
سپیشل کلکٹر جھنگ

دی فک الرہن اراضی امیر ولد دتہ ذات منگوآنہ سیال سکنہ لعل چھیدر تحصیل و ضلع جھنگ سائل ۔ بنام مسماۃ گنیش دیوی وغیرہ درخواست فک الرہن اراضی رقبہ ۲۱-۶-۰ دانقد موضع لعل چھیدر تحصیل و ضلع جھنگ ۔ امیر سائل بنام مسماۃ گنیش دیوی بیوہ اودھم رام پیارا ولد رام کشن ۔ امیر سنگھ گنیش پسران رام چند وفات ارود ۵ مسول علیہان حال مقیم بھارت ۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسماۃ گنیش دیوی وغیرہ مسول علیہان مذکوران بھارت چلے گئے ہیں جن کی تعمیل معمولی طریقہ سے مشکل ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام گنیش دیوی وغیرہ مسول علیہان مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسماۃ گنیش دیوی وغیرہ مذکوران تاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۹۶۴ء کو بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگی تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی آج بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۶۴ء کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

(مہر) افسر مال و
سپیشل کلکٹر جھنگ

ملائیشیا کے مسئلہ پر روس انڈونیشیا کی مکمل حمایت کرے گا

جکارتہ ۲۴؍جون۔ روس نے ملائیشیا کے تنازعہ پر انڈونیشیا کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے روس کے وزیر اعظم مسٹر میکویان نے جکارتہ میں انڈونیشیا کے وزیر خارجہ مسٹر سوبانڈریو سے ایک ملاقات میں اس امر کی یقین دہانی کرائی۔

ادھر ملائیشیا کے نائب وزیر اعظم تن عبدالرزاق نے ہانگ کانگ میں کہا کہ میرے ملک نے انڈونیشیا سے تنازعہ کے سلسلہ میں بات چیت کے دروازے بند نہیں کئے ہیں دریں اثنا انڈونیشیا کے سیاسی اور فوجی رہنماؤں نے ٹوکیو کی سربراہی کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری ملائیشیا پر عاید کی ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا انڈونیشی گوریلوں نے ملائیشی بورنیو میں اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع کر دی ہیں تاہم انڈونیشیا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی انتارہ نے انتباہ کیا ہے کہ انڈونیشی گوریلے ملائیشی بورنیو میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔

خروشیف کو اغوا کرنے کی سازش

ناکام بنا دی گئی

سٹاک ہوم ۲۴؍جون۔ ایک معروف مقامی اخبار نے ایک رپورٹ میں انکشاف کیا کہ پولیس نے روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف کو اغوا کرنے کی ایک سازش کو ناکام بنا دیا اخبار نے بتایا کہ پولیس نے ایک گمنام غیر ملکی باشندے کو گرفتار کر لیا ہے یہ غیر ملکی باشندہ اپنے تین دیگر ساتھیوں کی مدد سے مسٹر خروشیف کو اس لئے اغوا کرنا چاہتا تھا کہ روس پر دباؤ ڈال کر اپنے ملک کے ہزاروں سیاسی قیدیوں کو رہا کرایا جائے اور جب تک یہ قیدی رہا نہ ہوں خروشیف کو بطور یرغمال قید رکھا جائے۔ اخبار نے مزید انکشاف کیا ہے کہ پولیس کو بتایا گیا ہے کہ چاروں ملزموں نے قبل ازیں مسٹر خروشیف کو ہلاک کرنے کا ایک منصوبہ بنایا تھا جس کے تحت انہوں نے طے کیا کہ ایک ٹرک میں سوار ہو کر پولیس کا دفاعی حلقہ توڑ کر گھس جائیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو اس مقصد کے لئے مشین گنیں استعمال کریں لیکن اس پروگرام میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

پاکستان اور افغانستان کے درمیان ٹیلیفون کا افتتاح

کوئٹہ ۲۴؍جون۔ پاکستان اور افغانستان میں پہلی بار ٹیلیفون کا رابطہ قائم ہو گیا۔ اس موقع پر پاکستان کے وزیر مواصلات خان اے صبور نے راولپنڈی سے ٹیلیفون پر افغانستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر محمد حیدر سے کابل میں بات کر کے اس رابطے کا افتتاح کیا۔ دونوں وزراء نے فون پر ایک دوسرے کو خیر سگالی اور دوستی کے پیغامات دیئے ایک سرکاری ذریعے نے بتایا ہے کہ یہ نظام فنی اعتبار سے بہترین ہے اور اس میں کسی قسم کے تعطل کا اندیشہ نہیں۔

روس اور ایران میں تجارتی معاہدہ

ماسکو ۲۴؍جون۔ روس اور ایران نے تجارت و تجارتی ادائیگیوں کے ایک طویل المیعاد معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔

تخفیف کی تمام تحریکیں مسترد کر دی گئیں

لاہور ۲۴؍جون۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے صوبائی میزانیہ پر بحث کے دوران ۶۳ کروڑ ۶۸ لاکھ ۶۱ ہزار روپے کے ۹ مطالبات زر منظور کر لئے ہیں اس موقعہ پر متعدد ارکان نے تحاریک تخفیف پیش کیں جن کے ذریعہ انہوں نے صوبائی انتظامیہ خصوصاً محکمہ تعلیم کی کارکردگی پر کڑی نکتہ چینی کی اور حکومت پر زور دیا کہ ثانوی تعلیمی بورڈ اور ٹیکسٹ بک بورڈ کے حالات بہتر بنائے جائیں اور ملک کے تعلیمی نظام کو ملکی ضروریات کے مطابق از سر نو مرتب کیا جائے تخفیف کی یہ تمام تحریکیں مسترد ہو گئیں۔

بارہ کروڑ روپے کی کپاس تباہ ہوئی

لاہور ۲۴؍جون۔ ریلوے وزیر مسٹر جنیجو نے بتایا ہے کہ حیدرآباد ڈویژن میں طوفان سے بارہ کروڑ روپے کی کپاس تباہ ہوئی حیدرآباد ڈویژنل مسلم لیگ کے صدر پیر غلام رسول شاہ نے ایک پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا کہ طوفان سے ہونے والے نقصانات کا اندازہ لگانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔

جے وی کے امتحان کا نتیجہ

لاہور ۲۴؍جون محکمہ تعلیم لاہور ریجن نے جے وی کے امتحان منعقدہ اپریل ۱۹۶۲ء کے نتیجہ کا اعلان کر دیا ہے اس کا نتیجہ ۷۰ فیصد رہا طلباء میں مظفر گڑھ کے مسٹر محمد لطیف اور طالبات میں چونیاں کی مس غلام رابعہ اوّل آئیں۔

کراچی ۲۴؍جون پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ انوسٹمنٹ کارپوریشن نے مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر این ایم عقیلی نے واشنگٹن سے واپس پہنچ کر بتایا کہ ملک کو عالمی بنک سے بہت جلد مزید تین کروڑ ڈالر کا قرضہ مل جائے گا۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا ۴ واں سالانہ جلسہ ۴، ۵؍جولائی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ ملحقہ جماعتوں کے احباب سے التماس ہے کہ اپنے ہمراہ غیر از جماعت احباب کو بھی لائیں پہلا اجلاس ۴؍جولائی بروز ہفتہ ۴ بجے شام شروع ہوگا۔

(نوٹ) شاہ مسکین لاہور سے لائل پور جانے والی پرانی پختہ سڑک پر اڈہ دھوکہ منڈی سے ۲ میل پر جانب جنوب مشرق واقع ہے (خاکسار سید محمد امین شاہ۔ شاہ مسکین)

جنوب مشرقی ایشیاء

کمیونسٹوں اور امریکہ میں جنگ چھڑ جانے کا خطرہ

ساتواں امریکی بحری بیڑہ حرکت میں آ گیا

لندن ۲۴؍جون — لاؤس میں کمیونسٹ گوریلا دستوں اور مغرب نواز ملکوں کی فوجوں میں جنگ اتنی نازک صورت اختیار کر گئی ہے کہ اب امریکہ اور کمیونسٹ فوجوں میں کھلم کھلا تصادم کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسی خطرہ کے پیش نظر امریکہ نے جنوب مشرقی ایشیا میں اپنی جنگی تیاریاں تیز تر کر دی ہیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ اس قسم کے انتظامات کر رہا ہے کہ اگر فضائی حملہ کی ضرورت پیش آئے تو وہ بلا توقف کیا جا سکے۔ مزید برآں پانچ امریکی جہاز جنگی ساز و سامان لے کر بنکاک پہنچ گئے ہیں اور امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ حرکت میں آ گیا ہے۔

برطانیہ کی طرف سے امداد کا اعلان

کراچی ۲۴؍جون — برطانوی حکومت نے حیدرآباد ڈویژن میں طوفان باد و باراں سے متاثر ہونے والے لوگوں کی امداد کے لئے ۳۴ ہزار ۵ سو روپے کی رقم بطور امداد دی ہے۔ حکومت پاکستان کے نام ایک پیغام میں برطانیہ کی حکومت نے حیدرآباد میں طوفان سے ہونے والے نقصانات پر افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔

امریکہ کی آبادی

واشنگٹن ۲۴؍جون — امریکہ کے محکمہ تجارت کے اعلان کے مطابق ریاستہائے متحدہ کی کل آبادی ۱۹ کروڑ ۶۲ لاکھ نفوس تک پہنچ گئی ہے۔

ملائیشیا کو کچل دیا جائے گا

— سوکارنو —

جکارتہ ۲۴؍جون — انڈونیشیا کے سیاسی اور فوجی زعماء نے ملائیشیا کے رہنماؤں پر الزام لگایا ہے کہ ٹوکیو میں سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ صدر سوکارنو نے ٹوکیو سے واپس پہنچنے پر ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا ملائیشیا کے مسئلہ پر سابق مواعید کا پابند نہیں ہے۔ اور ہم ملائیشیا کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے میں حق بجانب ہیں۔

موجودہ حالات میں

ہماری اہم جماعتی ذمہ داریاں

(بقیہ صفحہ ۵)

اور اعتراض کرنے کی عادت کتنی خطرناک اور کتنے دُور رس نتائج کی حامل ہوتی ہے!! جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے صحیح طریق یہی ہے کہ انسان دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کی بجائے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی فکر کرے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہٗ بھی فرماتے ہیں:-

"احسان فراموشی اور ناشکری خطرناک جرائم میں سے ہے۔ ہر ایک میں نقص ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی نقص نظر آئیں تو اسی طرح آپ میں بھی ضرور نقص ہوں گے۔ پس ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے میں عمر کو ضائع نہ کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد سے عیبوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ مومن مومن کے لئے بمنزلہ آئینہ ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ اس میں اپنی شکل کو دیکھے نہ کہ آئینہ پر حرف گیری کرے"!

(الفضل ۲۵۔ جنوری ۱۹۲۳ء)

لیڈر (بقیہ)

کو برپا کیا۔ جو آج آپ کے خلفاء کی قیادت میں دجال کے مقابلہ میں میدان جنگ میں محاذ قائم کئے ہوئے ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کی از سر نو اخلاقی اور اسلامی اقدار میں تربیت کی ہے اور نہ صرف اپنے عظیم الشان نمونہ سے خلق محمدی کی جمالی شان کو اجاگر کیا بلکہ ایسے ایسے عظیم الشان نصیحت پارے ہمارے لئے چھوڑے ہیں کہ یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

آپ نے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں اسلامی اخلاق پیدا کرنے کی تلقین ایسے درد انگیز اور ہمدردانہ انداز میں فرمائی ہے کہ انسان اس کو پڑھ کر رقت میں ڈوب جاتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴